روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
ہفتہ 16۔اگست 2014ء 19 شوال 1435 ہجری 16 ظہور 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 185

## مسلمان ہوگیا

ایک غیر مسلم رات کو آنحضرت ﷺ کے ہاں مہمان ہوا تو آپؐ نے اسے ایک بکری کا دودھ پیش کیا تو وہ سیر نہ ہوا آپ نے مسلسل سات بکریوں کا دودھ اسے پلایا تو اس کی تسلی ہوئی اس حسن سلوک سے صبح وہ کافر مسلمان ہوگیا اور پھر صرف ایک بکری کے دودھ پر قانع ہوگیا۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب المومن یاکل فی معی واحد حدیث نمبر 3843)

# اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود کے متعلق حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی بیان کرتے ہیں:۔

گورداسپور مقدمات کے سلسلہ میں آپ ٹھہرے ہوئے تھے۔ بابا ہدایت اللہ صاحب جو پنجابی کے بڑے مشہور شاعر تھے۔ انہوں نے اجازت چاہی۔ آپ نے ان کو فرمایا آپ جا کر کیا کریں گے۔ اگر کوئی تکلیف ہو تو بتا دو۔ اس کا انتظام کر دیا جائے۔ پھر اس کے بعد عام طور پر آپ نے جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا۔ چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں اور ممکن ہے کسی کی ضرورت کا علم نہ ہو۔ اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ جس شے کی اسے ضرورت ہو وہ بلا تکلف کہہ دے اور اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے تو وہ گنہگار ہے۔ ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے اور بابا ہدایت اللہ صاحب کو مولوی سید سرور شاہ صاحب کے سپرد کر دیا کہ آپ ان کی ضروریات اور آرام کا لحاظ رکھیں۔ (الحکم قادیان 7 مارچ 1940ء)

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب روایت کرتے ہیں:۔

اس جلسہ پر منشی غلام محمد صاحب کاتب میرے پاس آئے اور انہوں نے چاول مانگے۔ حضرت اقدس منشی غلام محمد صاحب کی بڑی نازبرداری فرمایا کرتے تھے وہ میرے دوست اور محسن تھے۔ میں نے ان کو سمجھایا اور انکار کر دیا۔ مگر وہ خوشنویس ہونے کی وجہ سے حضرت صاحب کے منظور نظر تھے۔ وہ میرے انکار کے باوجود مجھے مجبور کرنے لگے تب میں نے ان کو کہا کہ حضرت اقدس سے اجازت لے لو۔ انہوں نے یہ بات بصد مشکل مانی اور رقعہ لکھا۔ جب حضور کو وہ رقعہ ملا تو حضور نے کھڑکی کھول کر مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

''ان کو چاول پکوا دو'' تب میں نے پکوا دیئے۔ (الحکم قادیان 21 فروری 1935ء)

حضرت مسیح موعود کے قدیمی خادم حضرت حامد علی صاحب حضرت اقدس کے اخلاق کی گواہی دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

مجھے کبھی مرزا صاحب نے کسی کام کے نہ کرنے پر نہیں جھڑکا اور حالانکہ میں کام میں بہت سست بھی تھا اور اکثر دیر بھی کر دیتا تھا پھر باوجود اس کے جب کبھی باہر جاتے تھے تو مجھے بھی ساتھ لے جاتے حالانکہ بیوی صاحب شکایت بھی کرتیں کہ یہ سست ہے مگر آپ فرماتے ہم تو حامد علی کو ہی لے جائیں گے آپ چاہیں تو کسی اور نوکر کو ساتھ لے لیں۔

یہ شخص جس قدر مرزا صاحب کا قدیم واقف اور ہر وقت پاس رہنے والا اور ان کی ہر بات سے آگاہ ہے شاید اور کوئی نہ ہوگا۔ مگر بڑا مداح اور آپ کی سچائی کا مقر اور آپ کو بے نظیر یقین کرتا ہے اور آپ کے الہامات پر پورا ایمان اور مشاہدہ رکھتا ہے اور اب اس کو دنیا میں کوئی اور انسان پسند ہی نہیں آتا۔ (بدر 30 نومبر 1911ء)

## سچائی کی روح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں آ کر کوئی توپیں اور مشین گنیں ایجاد نہیں کی تھیں، بینک جاری نہیں کئے تھے یا صنعت و حرفت کی مشینیں ایجاد نہیں کی تھیں۔ پھر وہ کیا چیز تھی جو آپ نے دنیا کو دی اور جس کی حفاظت آپ کے ماننے والوں کے ذمہ تھی۔ وہ سچائی کی روح اور اخلاقِ فاضلہ تھے۔ یہ پہلے مفقود تھی۔ آپ نے پہلے اُسے کمایا اور پھر یہ خزانہ دنیا کو دیا۔ اور صحابہ اور اُن کی اولادوں اور پھر اُن کی اولادوں کے ذمہ یہی کام تھا کہ ان چیزوں کی حفاظت کریں۔

(روزنامہ الفضل 15 جنوری 2014ء)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

## ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 17 اگست 2014ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین سے درخواست ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور شعبہ پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## گاڑی برائے فروخت

مجلس انصار اللہ پاکستان کی ایک عدد گاڑی (وین) ٹویوٹا ہائی ایس، ایمپورٹڈ جاپان، ماڈل 2005ء، کلر سلور، رجسٹریشن 2009ء اسلام آباد، 2690cc، فل لوڈڈ، آٹو میٹک، مکمل اصلی حالت میں برائے فروخت ہے۔

رابطہ نمبر آفس: 047-6212982,6214099

0321-6279129

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

# خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

## خطبہ جمعہ 11 جولائی 2014ء

س: خطبہ جمعہ کے آغاز میں کون سی آیات تلاوت فرمائیں نیز ان میں کیا مضمون بیان ہوا ہے؟

ج: ”رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینہ کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو“۔ (البقرہ:186)

س: قرآن اور رمضان کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

ج: فرمایا!: شہر رمضان ...... کہہ کر بتایا کہ اس آخری شرعی اور کامل کتاب کا تعلق رمضان سے ہے اور جو شخص چاہتا ہے کہ اپنے ایمان میں ترقی کرے جو چاہتا ہے کہ اس آخری اور مکمل کتاب اور شریعت کو دنیا میں پھیلائے اور دنیا جان لے اس کو۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کے زمانے میں لے جانے کی کوشش کرے جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے اور فَاِنِّی قَرِیْبٌ۔ کی آواز سنے تو پھر رمضان اور قرآن کا حق ادا کرے۔

س: حضرت عائشہؓ کے بیان کے مطابق آنحضرت ؐ رمضان میں قرآن کریم کے کتنے دور کرتے تھے ؟

ج: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی روایت ہے کہ جبریل ہر سال رمضان میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ نازل شدہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے اور آپ کے وصال کے سال یہ دور دو مرتبہ کیا گیا۔

س: ارشاد باری ھدی للناس ہم سے کیا تقاضا کرتا ہے؟

ج: فرمایا! ھدی للناس کا لفظ تقاضا کرتا ہے کہ ہم قرآن کریم کو غور سے پڑھیں گے اس کی تعلیمات کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں اسی طرح ہم اس سے ہدایت پاسکیں گے۔

س: حضور انور نے کتاب اللہ کے فرقان ہونے کے حوالہ سے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا اس (قرآن) میں فرقان بھی ہے۔ ایسے ٹھوس اور بین دلائل ہیں جو حق اور باطل میں فرق کر دیتے ہیں۔ اس پر عمل کرنے والا بھی دوسروں سے مختلف نظر آتا ہے۔ قرآن کے مقابل پر کوئی اور کتاب یا کوئی اور دین کھڑا ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں ایسی تعلیمات ہیں ایسے تاریخی شواہد ہیں دوسرے دینوں کے مقابل پر ایسے دلائل ہیں جو روز روشن کی طرح اپنی برتری ثابت کر دیتے ہیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے کن تین صفات کا تذکرہ فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”قرآن میں تین صفتیں ہیں اول یہ کہ جو علوم دین لوگوں کو معلوم نہیں رہے تھے ان کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔ دوسرے جن علوم میں پہلے کچھ اجمال چلا آتا تھا ان کی تفصیل بیان کرتا ہے۔ تیسرے جن امور میں اختلاف اور تنازع پیدا ہو گیا تھا ان میں قول فیصل بیان کر کے حق اور باطل میں فرق ظاہر کرتا ہے۔“

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 225)

س: قرآن کریم کے خاتم الکتب ہونے کے حضرت مسیح موعود نے کیا دلائل دیئے ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”کلام الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے اسی قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا اور جیسے نبوت کے کمالات آپ پر ختم ہوگئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 26)

س: حضرت مسیح موعود نے تبدیلی اور اصلاح کے کون سے ذرائع بیان فرمائے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”تبدیلی اور اصلاح کس طرح ہو اس کا جواب وہی ہے کہ نماز سے جو اصل دعا ہے۔ (پہلی بات نماز پھر فرمایا) قرآن شریف پر تدبر کرو اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانے کی خبریں ہیں“۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102)

س: قرآن مجید اور انجیل میں کیا امتیاز ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اس زمانے کے حسب حال ہو تو ہو لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق نہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے“۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102)

س: ماؤزے تنگ نے اپنی قوم میں انقلاب کس چیز پر عمل کر کے پیدا کیا؟

ج: فرمایا! پاکستان کے ایک وزیر نے چین کے راہنما ماؤ صاحب سے پوچھا کہ آپ نے یہ انقلاب پیدا کیا ہے اپنی قوم میں اس کی وجہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا تم مجھ سے کیا پوچھتے ہو جاؤ اپنے نبی کا اسوہ دیکھو اور اپنے قرآن کریم کو پڑھو اور اس پر عمل کرو تو تمہیں سب کچھ مل جائے گا۔

س: آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم کی پیروی سے صحابہ میں کون سی تبدیلیاں ظہور پذیر ہوئیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ”تاثیرات کلام الٰہی اور صحبت نبی ﷺ نے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں ان کے دلوں کو یکلخت ایسا مبدل کر دیا کہ وہ جہالت کے بعد معارف دینی سے مالا مال ہو گئے اور محبت دنیا کے بعد الٰہی محبت میں ایسے کھوئے گئے کہ اپنے وطنوں اپنے مالوں اپنے عزیزوں اپنی عزتوں اپنی جان کے آراموں کو اللہ جل شانہ کے راضی کرنے کے لئے چھوڑ دیا“۔

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 77)

س: قرآن شریف کی اتباع سے انسان کو کون سی برکات حاصل ہوتی ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”قرآن شریف کے اتباع سے برکات الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے خدائے تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے منہ سے نکلتے ہیں۔ ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتی ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے اور ایک لذیذ محبت الٰہی جو لذت وصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے اگر ان کے وجودوں کو ہاون مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حب الٰہی کے اور کچھ نہیں“۔

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 79)

س: حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کے بارہ میں کیا نصائح بیان فرمائیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ”سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکموں میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن۔ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔“

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

س: حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم کو کن الفاظ میں نعمت خداوندی قرار دیا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ”میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ ...... قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

س: اس سوال کا حضرت مسیح موعود نے کیا جواب دیا کہ قرآن شریف کس طرح پڑھا جائے؟

ج: فرمایا: جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن مجید لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر و غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 157)

س: تلاوت کی غرض کس طرح پوری کی جائے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”لوگ قرآن شریف پڑھتے ہیں مگر طوطے کی طرح یونہی بغیر سوچے سمجھے پڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ...... قرآن شریف کو عمدہ طور پر اور خوش الحانی سے پڑھنا بھی ایک اچھی بات ہے۔ (حدیث میں بھی آیا ہے اچھی تلاوت کرنی چاہئے) مگر قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 284)

س: قرآن شریف اور دوسری الہامی کتابوں میں کیا فرق ہے؟

ج: فرمایا! قرآن شریف اور دوسری الہامی کتابوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی کتابیں اگر ہر ایک طرح کے خلل سے محفوظ بھی رہتیں پھر بھی بوجہ ناقص ہونے تعلیم کے ضرور تھا کہ کسی وقت کامل تعلیم یعنی فرقان مجید ظہور پذیر ہوتا۔ اگر اس وقت کے لحاظ سے مکمل بھی تھیں تب بھی کیونکہ اس وقت کی ضروریات اور تھیں اس لئے تعلیم پھر بھی نامکمل رہنی تھی اور قرآن کریم کا ظہور بہر حال ہونا تھا۔ فرمایا مگر قرآن شریف کے لئے اب یہ ضرورت درپیش نہیں کہ اس کے بعد کوئی اور کتاب بھی آوے۔ کیونکہ کمال کے بعد اور کوئی درجہ باقی نہیں۔

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ............ مطبع: ضیاءالاسلام پریس ............ مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ............ قیمت 5 روپے

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب

# خلفائے احمدیت کے دستِ شفاء اور بابرکت لمس کا اعجاز اور روحانی تاثیر

ہم مانتے ہیں کہ خدا کے نیک، برگزیدہ، خدا رسیدہ اور متقی بندے جہاں رہتے ہیں وہ اس سارے ماحول کے لئے باعث رحمت و برکت ہوتے ہیں اور خداتعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی صفت سے مخلوق خدا کو بھی فائدہ پہنچاتے ہیں۔ ایسے خدائی لوگ جس گھر، جس شہر اور جس ماحول میں بھی رہتے ہیں وہاں کے لوگ ان کے لعاب دہن، کپڑوں اور جسمانی لمس اور قربت سے برکت پاتے ہیں۔ ہمارے خاندان کی تین نسلوں کو بھی اس فیض سے حصہ پانے کے مواقع حاصل ہوئے ہیں اور خلافت ثالثہ، رابعہ اور خامسہ میں میرے والد مولانا محمد منور صاحب خاکسار اور میرے بچوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے دست شفاء اور بابرکت لمس سے شفاء اور ذہنی جلا پائی ہے۔

## پہلا واقعہ

خلافت ثالثہ میں ایک دفعہ جب میرے والد صاحب مشرقی افریقہ کے ملک تنزانیہ سے رخصت پر ربوہ آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور جب واپس گھر آئے تو بہت مطمئن اور خوش تھے۔ والد صاحب نے بتایا کہ جب میں ملاقات کے لئے اندر کمرہ میں داخل ہوا تو حضور انور نے اٹھ کر گلے لگایا اور بڑے پیار سے فرمایا:

’’ہمارے منور صاحب کا کیا حال ہے؟‘‘

’ہمارے‘ کا لفظ دل وجان اور روح کو معطر کر گیا اور اباجان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ پھر بتایا کہ مَیں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ اکثر سر کے چکروں کی شکایت رہتی ہے۔ یہ کہہ کر اباجان نے اپنی پگڑی اُتاری اور حضور انور نے اپنی مسحور کن مسکراہٹ کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھ اباجان کے سر پر پھیرے اور چکروں سے نجات کی دعا دی۔

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور حضور کے لمس اور دعا کی برکت سے چکروں کی تکلیف جاتی رہی۔

## دوسرا واقعہ

خاکسار جب 1975ء میں پہلی بار سیرالیون کے لیے روانہ ہوا تو اس وقت ہمارے ہاں تیسری بیٹی کی ولادت متوقع تھی جو میرے سیرالیون پہنچنے کے 2 ماہ بعد پیدا ہوئی۔ ان دنوں اباجان ربوہ میں تھے اور انہوں نے اس بیٹی کا نام جمیلہ منورہ رکھا۔ جب میں تین سال بعد 1978ء میں واپس آیا تو عزیزہ جمیلہ تین سال کی تھی۔ فیملی سمیت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ملاقات کے لیے حاضر ہوا تو عزیزہ کو اس کی والدہ نے اٹھایا ہوا تھا۔ حضور انور نے پیار سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور فرمایا بہت پیاری بچی ہے۔

عزیزہ جمیلہ دیگر فیملی کے ہمراہ میرے ساتھ جنوری 1979ء میں سیرالیون چلی گئی اور وہاں سکول میں داخل ہوئی۔ سیرالیون سے 1990ء میں واپسی تک دوران تعلیم عزیزہ اپنی کلاس میں غیرمعمولی طور پر نمایاں رہی۔ ہمیشہ اول یا دوم آتی تھی اور اس کی طبیعت میں سوال کرنے اور ہر چیز کی حقیقت معلوم کرنے کی عادت تھی۔

آجکل عزیزہ جرمنی میں اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ رہتی ہے اور اپنی چھوٹی سی جماعت میں صدر لجنہ کے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔

## تیسرا واقعہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1988ء میں سیرالیون کا دورہ فرمایا۔ حضور LUNGI ائیرپورٹ پر اترے جو فری ٹاؤن شہر سے باہر واقع ہے۔ Lungi سے حضور انور بذریعہ ہیلی کاپٹر اندرون شہر Hasting Airport پر تشریف لائے۔ ہم سب لوگ کثیر تعداد میں حضور کے استقبال کے لئے وہاں جمع تھے۔

حضور کی تشریف آوری کے بعد تھوڑی دیر کے لئے یہاں رکنا پڑا۔ مشروبات وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اس دوران موقعہ پا کر خاکسار اپنی سب سے چھوٹی بیٹی (جو سیرالیون میں پیدا ہوئی تھی) عزیزہ فرحت طاہر کو لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا کہ عزیزہ حضور کا پیار لینے آئی ہے۔ حضور نے مسکرا کر عزیزہ کو قریب بلایا اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ماتھے پر بوسہ دیا۔ آج تک فرحت بیٹی اس خوش نصیبی کو یاد کرتی ہے اور اللہ کا شکر کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیزہ نے ربوہ آکر بی اے تک تعلیم حاصل کی اور اس کا نصیب اس طرح چمکا کہ اس کی شادی وحید احمد رفیق صاحب مربی سلسلہ سے ہوئی اور میرے بعد میری اولاد میں سے یہ بیٹی واقف زندگی کی صف میں آکھڑی ہوئی۔ کیونکہ واقف زندگی کی بیوی بھی یقیناً وقف ہوتی ہے۔

## چوتھا واقعہ

خاکسار گزشتہ 25 سال سے شوگر کا مریض ہے اور اس کے بداثرات کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے۔ جسم پر سوجن زندگی کا مستقل حصہ بنتی نظر آتی ہے۔ ادویات سے دیگر حصوں کی سوجن کا تو علاج ہو جاتا ہے لیکن چند سال سے بائیں بازو اور ہاتھ کی سوزش ٹھیک ہونے کا نام نہیں لیتی تھی۔ انگلیاں بھی Stiff تھیں۔ مٹھی بند نہیں ہوتی تھی۔

جب خاکسار جلسہ سالانہ یوکے 2010ء کے موقع پر لندن حاضر ہوا تو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس بازو پر کوئی علاج کارگر نہیں ہو رہا۔ حضور کے لمس میں خدا نے برکت رکھی ہے میری عاجزانہ التجاء ہے حضور اس پر اپنا ہاتھ پھیر دیں۔ حضور مسکرائے اپنی کرسی سے کھڑے ہوئے اور مضبوطی سے میرے اس بازو کو کلائی سے پکڑ کر فرمایا آؤ تصویر بنالیں۔ تصویر کے بعد میں نے حضور سے عرض کیا حضور آپ کے ہاتھ میں جو دو متبرک انگوٹھیاں ہیں انہیں بھی میرے بازو پر رگڑ دیں میری اس عاجزانہ گستاخی کو بھی حضور نے قبول فرمایا اور دونوں انگوٹھیاں میرے بازو پر Rub کر دیں۔

اس احسان اور نوازش کا یہ فائدہ ہوا کہ اب میرا یہ بازو، ہاتھ، انگلیاں اور مٹھی بالکل ٹھیک ہیں۔ ہمارے آقا کی دعا اور لمس اور دست شفا نے یہ کام کر دکھایا جو ڈاکٹر صاحبان اور ادویات نہ کرسکیں۔

اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھانے اور اپنی دین و دنیا سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم شمس الدین اسلم صاحب

# مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی چند یادیں

مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب سے خاکسار کا تعارف نصف صدی قبل اس وقت ہوا۔ جب آپ متعدد بار مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کی تربیتی کلاس اور اجتماعات میں تشریف لاتے رہے۔ آپ کی شرکت نہ صرف خدام کے لئے بلکہ تمام افراد جماعت کے لئے بہت خوشی کا باعث ہوتی۔ آپ کی تقاریر بڑی دلچسپی کا باعث ہوتیں اور تمام جماعت اس سے مستفید ہوتی۔ نیز ان کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دعوت الی اللہ کے مواقع پیدا ہوئے۔ متعدد افراد اپنے زیرِ دعوت افراد کو بیت الذکر میں لے کر آتے۔ خاص طور پر اس زمانہ میں جماعت لاہور کے بعض پیغامی دوست کافی مستعد تھے۔ جن سے لمبی گفتگو کا سلسلہ چل پڑتا۔ ایسے مواقع پر مولانا کو اپنے آرام یا طعام کا فکر نہ ہوتا بلکہ دعوت الی اللہ سے بھرپور فائدہ اٹھاتے۔

مولانا موصوف چونکہ جماعت کے شعبہ تاریخ سے وابستہ تھے۔ اس لئے آپ ہمیشہ جماعتی تاریخ کے لئے مواد کی تلاش میں رہتے۔ خاکسار کو یاد ہے کہ ایک دفعہ قصہ خوانی بازار کے بعض کتب خانوں میں سے بعض مفید کتب خرید کر لائے اور مقامی مربیان کو دکھانے کے بعد ان کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ بعض اوقات ایسے سٹورز سے ایسی پرانی کتب بھی ملتی ہیں۔ جو جماعت کے لئے بہت مفید ہوتی ہیں۔ اس لئے کبھی موقع نکال کر ان کو ضرور کھنگالنا چاہئے۔ اس طرح آپ نے وہاں پر بعض دوستوں کو حضرت سید عبداللطیف شہید کے فوٹو کو تلاش کرنے کے لئے توجہ دلائی۔ خاکسار کا یہ مشاہدہ تھا کہ آپ کو جماعتی تاریخ کے لئے کوئی مفید تحریر یا فوٹو وغیرہ دستیاب ہوجاتا۔ تو اس وقت مولانا کی خوشی کی کوئی انتہا نہ ہوتی۔ اس سے خود بھی خوش ہوتے اور حاضرین کو بھی اس کی تفصیل بیان کرکے اس خوشی میں شریک کرتے۔ ایسے مواقع پر یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ کا تمام تر مقصد محض خدمت دین ہے اور اس میں آپ کی تمام تر راحت ہے۔

خلیفۂ وقت کے ہر ارشاد کی تکمیل کے لئے ہمہ تن شب و روز مصروف ہوجاتے۔ آپ کا یہ روحانی سفر جو خلافت ثانیہ کے دور سے شروع ہوا۔ وہ خلافت خامسہ میں نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ع

ایں سعادت بزور بازو نیست

خاکسار کو مولانا موصوف سے جماعتی تعلق کے علاوہ خداتعالیٰ نے قرابت داری کا تعلق بھی پیدا کردیا۔ مولانا کی واحد نرینہ اولاد مکرم سلطان احمد مبشر صاحب کی شادی خاکسار کی اہلیہ کی بھانجی عزیزہ سائرہ سے قرار پائی۔ اس رشتہ کے لحاظ سے خاکسار کو کبھی کبھار مولانا کے گھر بھی جانے کا موقع ملتا۔ اس طرح مجھے ان کی گھریلو زندگی کو دیکھنے کا بھی موقع ملتا رہا۔ آپ کا گھر بھی ایک لائبریری سے کم نہ تھا۔

بہت سے تاریخی نوادرات موجود تھے۔ مہمان نوازی کے علاوہ اس علمی مائدہ سے محظوظ ہونے کا موقع ملتا۔ آپ ماشاءاللہ بہت ملنسار تھے اور ان کی مجلس میں گھنٹوں بیٹھنے سے بھی کبھی اکتاہٹ محسوس نہ ہوتی۔ دوران گفتگو بعض علمی چٹکلوں سے مجلس کو خوشگوار بنادیتے۔ بعض علماء میں روحانیت اور مذہبی ریاضت سے ایک خشکی اور دنیا سے سرد مہری پیدا ہوجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے خورد و کلاں ان سے کتراتے ہیں اور ان کی مجلس سے دور بھاگتے ہیں۔ مکرم مولانا میں اس بارہ میں ایک توازن پایا جاتا تھا اور آپ کی مجلس دینی و دنیوی علوم کا ایک حسین امتزاج رکھتی تھی۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مولانا کو ان کی خدمات دینیہ کا بہترین صلہ عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو آپ کے رنگ میں رنگین فرمائے اور ان کو بھی خدمات کے اس سلسلہ کو قائم و دائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ن۔شاہین

# ترکی کے شہر استنبول کی سیر

## خوبصورت مساجد، میناروں اور روشنی کا شہر

ترکی۔سلطنتِ عثمانیہ کی عظمت کا حامل ملک، صحابہ کرامؓ کے قدم چومنے والی سرزمیں، آدھا مشرق آدھا مغرب۔آدھا ڈھکا اور آدھا ننگا ملک۔

استنبول کے (اتاترک) ہوائی اڈے پر اتر کر معلوم ہوا کہ یہاں پر سب کو قطار میں کھڑے ہوکر پندرہ پندرہ پاؤنڈ فی کس دے کر ویزہ لینا پڑے گا۔ سامان وصول کرنے کے بعد کرنسی تڑوا کر ایک بڑے بیرونی ہال کے صوفوں پر بیٹھ گئے اور ہوٹل تک پہنچنے کا رستہ اور طریق کھوجنے لگے۔ہال کے اندر ہی سیاحوں کی مدد کے لئے نیز گاڑی اور گائیڈ ادھار دینے کے بہت سے اسٹال اور کھوکھے تھے۔ ایک کھوکھے سے ایک نوجوان نکلا اور ہم سے گفتگو کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ وہ غالباً ہمارے برقع کی طرز سے ہمیں کسی عرب ملک سے سمجھ رہا تھا،اس لئے اس نے عربی میں بات شروع کی، اسے جب کہا کہ ہم عربی نہیں جانتے انگلش میں بات کرو،تو اس نے حیرت سے دوبارہ ہمیں دیکھا۔عجیب بات ہے کہ مصر میں لوگ اسی برقع کو دیکھ کر ہمیں انڈونیشیا، ملائیشیا اور ایران کا باشندہ سمجھ رہے تھے۔ ایک زمانہ تھا جب کبھی پاکستان، ایران اور ترکی کی بڑی گہری دوستی تھی۔ان تینوں ممالک کی ایک تنظیم بھی تھی، جس کا نام RCD تھا۔اس کے بعد جتنا عرصہ بھی ہم نے وہاں گزارا،کبھی بھی کسی نے نہیں کہا کہ، کیا تم لوگ پاکستان سے آئے ہو، ہمیشہ کسی نہ کسی عربی ملک سے ہی ہمارا رشتہ جوڑا۔آخری روز ایک فلسطینی دکاندار نے کہا کہ کیا تم لوگ پاکستانی ہو۔ہم نے خوش ہوکر بغیر قیمت کم کروائے، اس سے اسی کی بتائی ہوئی قیمت سے خریداری کرلی۔

عزیزم یاسر نے اپنے ہوٹل تک کا رستہ سیاحتی کتابچے میں دیکھا۔ٹیکسی والے سے کرایہ پوچھا تو معلوم ہوا کہ چالیس لیرے لے گا۔اس کا متبادل شہر کے اندر چلنے والی ٹرین تھی جس کا کرایہ ہم تینوں ماں بیٹوں کا ملا کر دس لیرے بھی نہیں بنتا تھا۔ہم نے ایک دم سے ٹرین پر جانے کا فیصلہ کرلیا۔نئے ملک، نئے لوگوں کی ٹرین میں سفر کرنا چاہئے۔ پیسے بھی بچیں گے اور ترکی کی ٹرین شہر کے بیچوں بیچ گزرے گی رکے گی، چلے گی ان لوگوں کے بھی طور طریقے دیکھیں گے۔ٹرین تو لندن اور ناروے کی ہی طرح کی تھی۔مگر ایک بہت مزے کی بات کا اضافہ تھا کہ ان میں ایئر کنڈیشنر لگے ہوئے تھے۔ جب کسی سٹیشن پر گاڑی رکتی تو، مسافروں کے ساتھ۔گرم ہواؤں کے لپکے آتے محسوس ہوتے مگر دروازہ بند ہوتے ہی، پھر سے ٹرین کے ڈبے میں ٹھنڈک کا خوشکن احساس ہونے لگتا۔

استنبول جس کا پہلا نام قسطنطنیہ ہوا کرتا تھا۔ سلطنت عثمانیہ کے جاہ و جلال کا مرکز تھا۔ انہی سربراہوں نے تقریباً 500 سو سال تک آدھے سے زیادہ یورپ پر حکومت کی۔علم و حکمت کا مرکز مسجدوں، تکبیروں اور اذانوں کا گہوارہ، سلطنت عثمانیہ کی عظمت کی آماجگاہ، کمال اتاترک کے خیالات اور مضبوط ارادے کا کمال۔جلال الدین رومی کے ڈیرے کی زمین،ٹرین اُڑی جارہی تھی اور ذہن بہت دور عثمانی دورِ حکومت میں جھانکنے کی کوشش کرر ہا تھا۔

ہر قسم، رنگ اور مذہب کے لوگ تھے۔یورپ کے دوسرے ملکوں کی طرح بغیر کسی سے بات کئے، اُتر چڑھ رہے ہیں، گرم ملک کی گرم فضا میں ٹھنڈی ٹرین میں بیٹھ کر باہر کے نظارے کرنا، بہت ہی بھلا لگ رہا تھا، یا تو واقعی مسجدوں کے مینار زیادہ تھے یا ہمیں زیادہ مینار ہی نظر آرہے تھے اور اگر صرف ہمیں ہی زیادہ مینار اور مسجدیں نظر آرہی تھیں تو یہ اس ذہنی پس منظر کا نتیجہ تھا کہ جو ہم نے تاریخ کی کتابوں میں ترکوں کو مسجدوں سے عشق کرتے ہوئے پڑھا تھا۔مگر حقیقت یہی ہے کہ مینار بہت زیادہ تعداد میں بھی تھے اور بہت خوبصورت بھی تھے۔

وہ مقامات جو ہمارے پروگرام میں دیکھنا شامل تھے ان میں، نیلی مسجد، ٹوپ کاپی (Acological meusum) آیا صوفیا (Aya Sofia) باسفورس کی سیر، مزار حضرت ابو ایوب انصاریؓ، گرینڈ بازار اور ایشیائی استنبول۔شہزادوں کے جزائر۔

### نیلی مسجد

ہم نے اپنی طبیعت کے حساب سے سب سے پہلے نیلی مسجد دیکھنے کو ترجیح دی، ہمارے ہوٹل سے پیدل کے فاصلے پر یہ عظیم الشان مسجد جسے پیار سے نیلی مسجد کہتے ہیں۔مگر دفتری نام ’’مسجد سلطان احمد ہے۔‘‘ اسے سلطان احمد اول نے تعمیر کروایا تھا۔اپنی ذات میں یہ ایک عظیم مسجد ہے۔ جسے تعمیر کرنے میں سات سال کا عرصہ لگا اور جس سال مسجد مکمل ہوئی سلطان بھی اسی سال انتقال کرگیا۔

مسجد سلطنتِ عثمانیہ کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے، اس مسجد کا شمار دنیا کی عظیم ترین مساجد میں ہوتا ہے، اس کی ایک خصوصیت اس کے چھ مینار بھی ہیں۔مسجد کا نقشہ تو غالباً ایک اطالوی ماہر تعمیرات نے تیار کیا تھا، مگر تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلی معمارِ محمد حسین نامی شخص ایک بہترین موسیقار اور ریاضی دان تھا۔ترقی کرتے کرتے شاہی فوج میں شامل ہوکر انجینئر مقرر ہوا۔

تب جس زمانہ میں عرب اور عرب کے شعائراللہ ترکی کی حکومت کے دائرے میں آتے تھے۔ایک مرتبہ خانہ کعبہ کی مرمت کی ضرورت پڑی تو سلطان نے اسی ’’محمد حسین‘‘ کو اس کام کے لئے چنا تھا۔مسجد کے باہر کا صحن بہت وسیع و عریض ہے۔ صحن کے اندر ایک فوارہ بھی تھا، جو کبھی چلتا ہوگا مگر اب تو بند پڑا تھا۔مسجد کے چاروں طرف برآمدہ بنا ہوا ہے۔ برآمدے کے اوپر تیس گنبد ہیں۔ جو ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ باہر سے دیکھنے میں کہیں سے بھی اس کا نیلا پن نظر نہیں آتا۔

مسجد میں داخل ہونے سے پہلے دائیں طرف وضو کرنے کا مناسب انتظام تھا اور مسجد سے پرے دوسری طرف خواتین اور مردوں کے لئے الگ الگ غسلخانے اور لیٹرین تھی، دروازے پر چوکیدار خواتین چند سکے لے کر اندر جانے دے رہی تھیں۔ امیرانہ تو نہیں کہا جاسکتا مگر بہت مناسب صفائی اور ستھرائی، وضو کرنے کی بھی جگہیں اور پاؤں دھونے کا الگ انتظام۔

اب مسجد کے اندر جانے کا مرحلہ تھا، چینی اور جاپانی لوگوں کو انہی کے لباس میں اندر جاتا دیکھا۔ مسجد کی چوبی سیڑھیوں کے درمیان ایک شخص چھوٹی سی میز رکھ کر بیٹھا ہوا تھا، اس کی دائیں طرف سے لوگ اندر جارہے تھے اور بائیں طرف سے باہر آرہے تھے۔ تیسری سیڑھی پر ایک سٹینڈ پر پلاسٹک کے لفافے رکھے تھے۔ جس کا مطلب تھا کہ ہر اندر جانے والا لفافہ لے کر اس میں اپنے جوتے آخری سیڑھی پر اُتار کر ڈال لے اور مسجد میں اپنے پاس رکھو، چاہے مخصوص جگہوں پر لیکن جوتے پلاسٹک کے لفافوں میں ہونے چاہئے اور مسجد سے نکلتے ہوئے یہی لفافے واپس ڈبوں میں ڈالنے کے لئے بائیں طرف انتظام تھا، جس سے ظاہر ہے لوگ لفافے ادھر ادھر نہیں گراتے پھرتے۔ باہر سے تو مسجد میں کہیں نیلاہٹ نظر نہیں آرہی تھی، جس سے اس کے نام کی مطابقت کی تصدیق ہوتی، مگر اندر جا کر اس کے نیلے پن کا ثبوت مل گیا۔واقعی مسجد بنانے والے نے کسی جہت سے کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھی۔ اندر سے مسجد کی چھت بہت اونچی ہے بڑے بڑے ستونوں کو دیکھ کر ایک دم ہیبت کا احساس ہوتا ہے، گنبد اس سے بھی زیادہ گہرے لمبی اونچی کھڑکیاں جن پر رنگ رنگ کے شیشوں کا کام کیا گیا ہے۔ عالی شان محراب اور خوبصورت منبر۔ دیواروں اور دروازوں پر نظر پڑی تو نظر وہیں ٹک گئی۔ نیلی ٹائلوں سے اتنا خوبصورت کام اور پھر دیواروں کے اوپر قرآنی آیات کی سجاوٹ انتہائی دیدہ زیب ہے۔ زیادہ نہیں تو الحمرا سے کسی طور کم بھی نہیں۔ دیواریں اور گنبد ملا کر کل دو سو ساٹھ کھڑکیاں ہیں جو یہاں نصب ہیں۔ جن میں سات رنگ شیشوں کی میناکاری انتہائی مہارت اور خوبصورتی سے کی گئی ہے، سورج جب ان رنگوں سے گزر کر مسجد کے اندر اپنے رنگ بکھیرتا ہے تو، اسلامی فن تعمیر کا حسن دو چند ہو جاتا ہے۔ مسجد کے ہال کے درمیان ایک عظیم الشان فانوس لٹک رہا ہے، اس فانوس کا بیان ذرا مشکل ہے، اس کے لئے وہاں جانا اور اسے دیکھنا زیادہ مناسب رہے گا۔

مسجد میں ایک بورڈ نصب ہے، جو حضرت بلالؓ کا اسلام میں مرتبہ اور ان کی خوش الحانی کو خراجِ تحسین دینے کے لئے لگایا گیا ہے۔ محراب کے بائیں طرف کچھ حصہ چھتا ہوا تھا، بعض دفعہ سلاطین اور شہزادے جب اس میں آکر بیٹھتے تو اس حصے کے پردے گرا دیے جاتے ایسا کرنے کا ایک مقصد ان کی حفاظت بھی ہوتا۔

وہی چینی اور جاپانی عورتیں مسجد میں نظر آئیں، مگر انہوں نے اپنے سروں پر چادریں لی ہوئی تھیں۔ یہ چادریں یا اسکارف مسجد کی ایک طرف بنی ہوئی خواتین گیلری میں رکھے ہوتے ہیں، یقیناً انتظامیہ کو معلوم ہے کہ یہاں صرف مسلمان ہی نہیں آتے۔ بلکہ دنیا بھر سے زائرین پہنچے ہوتے ہیں اس لئے اگر کوئی مسجد کی روایت کا احترام کرنا چاہے۔تو اس کے لئے بھی سامان موجود ہو۔ کسی کو جبراً کہنے والا کوئی نہیں تھا محض ایک فطری حیا اور مذہبی عبادت گاہ کے احترام قائم رکھنے کے لئے آنے والے بھی اپنے آپ کو ڈھانپنا پسند کرتے ہیں جبھی تو چینی اور جاپانی خواتین سر ڈھانپے نظر آرہی تھیں۔ مسجد کو مقدور بھر دیکھ کر اور دو رکعت نفل پڑھ کر باہر نکل آئے اور باہر نکلتے ہوئے کرسی پر بیٹھنے والے شخص کا مقصد سمجھ آگیا وہ دراصل مسجد کے چندے کی رسید بک لئے بیٹھا تھا تا کہ گر کوئی دینا چاہے تو اسے اسی وقت رسید کاٹ دی جائے۔ لوگ گزرتے ہوئے کچھ نہ کچھ ضرور دے رہے تھے ہم نے بھی اس کارِ خیر میں حصہ ڈالا۔

مسجد سلطان احمد، اپنی پہلو میں بڑے بڑے وسیع و عریض باغیچے لئے کھڑی ہے۔ پکی روشوں اور نفاست اور سلیقے سے کٹی ہوئی گھاس والے یہ باغیچے جو دھوپ ڈھلتے ہی شہریوں اور سیاحوں کے لئے بہترین تفریح گاہ بن جاتے ہیں۔ جگہ جگہ بینچ اور کرسیاں پڑی ہیں۔ زیادہ تر درمیانی طبقے کے لوگ تھے۔ اکیلے اکیلے بھی اور خاندان کے ساتھ بھی۔ برقعوں میں، پردے میں، بالکل پردے اور حیا سے بے نیاز بھی، جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے بچوں نے پلاسٹک کی ٹھنڈی ٹھار بوتلوں کی بالٹیاں اُٹھائی ہوئی تھیں۔ جو تین، تین لیرے میں بیچ رہے تھے۔ خوانچے والے، ریڑھیوں پر کٹے ہوئے تربوز اور خربوزے اور آگ پر بھنی ہوئی چھلیاں لئے کھڑے تھے، بہت سی کھانے کی چیزیں بالکل اَن دیکھی تھیں۔ جن کو چکھنے کی ہم نے جرأت نہیں کی، بہت سے کھلونے ایسے تھے جو ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ ہاتھ سے بنے ہوئے بالکل معمولی تکنیک کے مگر بچوں کے ساتھ ساتھ بڑوں کو بھی اپنی طرف متوجہ ضرور کرتے۔ یہ باغ، باغیچے اور تفریحی جگہ، نیلی مسجد اور استنبول کے اہم قابلِ دید مقامات،

آیا صوفیاء اور ٹاپ کاپی کے درمیاں بچھے ہوئے ہیں۔آیا صوفیاء اصل میں کسی وقت ایک عظیم کلیسا ہوا کرتا تھا۔

## عجائب گھر

آیا صوفیا کے ساتھ ہی ایک محل شروع ہو جاتا ہے۔ یہ محل سلطان محمد فاتح نے فتح کے بعد اپنی رہائش کے لئے تعمیر کروایا تھا۔ بعد میں بہت سے آنے والے سلاطین نے بھی اسے اپنی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کیا یہاں تک کہ ایک اور محل، دولما محل، کے نام سے بنایا گیا اور باقی کے سلاطین وہیں پر رہائش پذیر رہے اور پھر اسے عجائب گھر میں تبدیل کر دیا گیا، اب ہمیں اسے دیکھنے جانا تھا۔

ایکڑ بھر اراضی پر پھیلے سبزہ زاروں سے گزر کر محل کی عمارت کی طرف بڑھے۔محل کیا پورے کا پورا شہر تھا۔ٹکٹ کی کھڑکیوں پر اتنی لمبی قطاریں تو کہیں دیکھنے میں کبھی نہیں آئیں جتنی لمبی قطاریں یہاں تھیں۔ٹکٹ مل گئے تو محل کے اندرون کے حصے میں جانے کے لئے صدر دروازے کی طرف ہو لئے۔ عظیم الشان دروازے پر کچھ لکھا ہوا تھا۔غور کیا تو معلوم ہوا کہ، ترکی رسم الخط میں آنحضور ﷺ کی شان میں قصیدہ لکھا ہوا ہے۔بے شمار ہال، بڑے بڑے کمرے نوادرات، قیمتی یادگاریں، لمبے لمبے برآمدے۔ برآمدوں کی دیواروں پر جگہ جگہ ترکی رسم الخط میں سلاطین کی شان میں بھی قصیدے لکھے ہوئے تھے۔سارے محل کو دیکھنے کے بعد قصیدہ شماری کا رزلٹ نکالا تو۔سب سے زیادہ قصائد، سلطان عبدالحمید اور ابن عبدالحمید کے نکلے۔ایک طرف محل کا ایک حصہ عثمان محل کے نام سے کھڑا تھا۔ ہر طرف دنیا بھر سے آنے والے سینکڑوں زائرین کی آمدورفت جاری تھی۔

اس کے بعد ہم محل کے اصلی حصہ یعنی وہ حصہ جہاں، آنحضورﷺ کے اور ان سے متعلقہ تبرکات پڑے ہوئے تھے، کے سامنے جا پہنچے،سب سے زیادہ رش یہاں تھا۔ چند چند لوگ اندر گزارے جا رہے تھے۔ باہر گرمی میں کھڑا ہونا بہت جان لیوا تھا۔باہر کے دروازے پر، انگلش اور ترکی دونوں زبانوں میں لکھا ہوا تھا کہ اس جگہ باحیا لباس پہن کر جائیں۔

اس ہال کے اندر بھی وہی جوتے اُتار کر پلاسٹک کے لفافوں میں ڈالنے والا سلسلہ تھا، جونہی جوتے لے کر اندر گیلری کی طرف بڑھے ہیں تو۔ قرآن پاک پڑھنے کی آواز آنا شروع ہوگئی۔ ہر طرف انتہائی خاموشی،ادب سے سب لوگوں کے سر جھکے ہوئے ہیں اور بائیں طرف ہو کر چل رہے ہیں، کسی نے کہا تو نہیں تھا کہ خاموش رہو، مگر یقیناً آنحضورﷺ کے تبرکات کی موجودگی کا احساس ہی ادب کروانے کے لئے کافی تھا، سب سے پہلے کمرے میں حضرت داؤدؑ کی تلوار جس کی تختی پر غالباً عبرانی لکھی ہوئی تھی۔ عصائے موسیٰ، حضرت ابراہیمؑ کی ہانڈی، ایک کمرے میں تلواریں رکھی تھیں۔جن میں حضرت زبیر بن عوام، حضرت خالد بن ولید، حضرت عمار بن یاسر، حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہم کی تلواریں آویزاں تھیں۔ حضرت جعفر طیارؓ کی تلوار سب سے بڑی اور پُر شوکت تھی۔

پہلے چند کمروں میں خانہ کعبہ سے متعلق تبرکات تھے، مثلاً خانہ کعبہ سے آئی ہوئی مختلف اوقات کی چابیاں اور تالے، چونکہ سعودی عرب بہت دیر سلطنت عثمانیہ کے زیر رہا ہے، لہٰذا سلاطینِ ترکی اس قسم کے تمام تبرکات گاہے بگاہے اپنے ساتھ لاتے رہے ہوں گے، ایک چابی سلطان مملوک کے وقت آئی، ایک عباسی خلیفہ کے وقت کی تھی۔ سلطان عبدالعزیز کے وقت کا حجر اسود کے سونے کا غلاف، آنحضورﷺ کا سیاہ رنگ کا جھنڈا جو بالکل پھٹ کر چند ٹکڑوں کی شکل میں رہ گیا تھا کو سبز ریشم کے کپڑے پر پیوند کر کے رکھا گیا ہے۔

تین عدد میزابِ کعبہ پڑے ہوئے تھے، جو جیسے اترا ہے بالکل ویسے ہی پڑا ہوا تھا، ایک کے ساتھ لکڑی بھی اتری ہوئی تھی۔اسے لا کر ویسے ہی رکھ دیا گیا تھا۔ یہ سلطان مراد کے وقت میں سولہویں صدی میں لایا گیا تھا۔

جب کبھی خانہ کعبہ کی آرائش یا تعمیر کا مرحلہ آتا تو پرانی چیزیں تبرک کے لئے، استنبول بھیج دی جاتیں۔ یہاں قرآنِ پاک کے وہ قدیم نسخے بھی موجود تھے جو صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے تھے۔ ساتھ والے کمرے میں، آنحضورﷺ کی تلوار اور خلفائے راشدین کی تلواریں بھی موجود تھیں۔آنحضورؐ کی تلوار درمیان میں اور دو خلفاء کی دائیں اور دو کی بائیں طرف سیدھی شیشے کے کیسوں میں رکھی تھیں۔

اس سے اگلے کمرے میں پہنچے تو ایک قاری کمرے کے درمیان میز کرسی پر بیٹھا۔ لاؤڈ سپیکر سامنے رکھے، مسلسل قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہا تھا۔اب سمجھ آئی کہ تلاوت کی مسلسل آواز کہاں سے آ رہی ہے۔اس کو قرآن پڑھتے ہوئے دیکھتے ہی، سلاطینِ ترکی کا مسجد نبوی کو وسیع کرنے کا سارا منصوبہ ذہن میں گھوم گیا کہ کس طرح انہوں نے پانچ سو بچوں کو قرآن پاک حفظ کرنے کا کہا اور پھر ان بچوں کو جوانی تک معماری کی تربیت دی اور پھر یہی بچے جوان ہو کر مسجد نبوی کی تعمیر میں شریک ہوئے۔ گویا اس وقت جو مسجد نبوی ہمارے سامنے ہے، وہ ترک سلاطین کے لمبے چوڑے منصوبے کے بعد عمل میں آئی تھی۔

ایک شیشے کے کیس میں، آنحضورﷺ کا نقشِ پا سنگ مرمر میں ڈھلا ہوا رکھا تھا اور اس کے گرد دھات کا پاؤں بنا کر رکھا ہوا ہے۔اگلے کمرے میں آنحضرتﷺ کا مقدس کرتہ ایک بند صندوق میں پڑا ہوا ہے، یہ کرتہ میں نے ایک مرتبہ رمضان میں ایک ترکی ٹی۔ وی چینل پر دیکھا تھا۔ جو خصوصاً رمضان کے حوالے سے عوام کو صرف سکرین پر دکھایا جا رہا تھا۔ جب اس محل میں داخل ہو رہے تھے تو سب سے زیادہ اس کرتے کو دیکھنے کی جلدی تھی، مگر یہاں صرف ایک خوبصورت قیمتی بند صندوق تھا،

دوسرے تبرکات میں دندانِ مبارک، آنحضور ﷺ کے جوتے، مہر مبارک، چھوٹی چھوٹی قیمتی دھات کی ڈبیوں میں آنحضورﷺ کے ریشِ مبارک کے بال ہیں۔ چھ یا سات ڈبیاں اور بھی تھیں۔جن میں آنحضورﷺ کے بال مبارک بند پڑے ہیں۔ان ہی میں ایک مخروطی ڈبیہ ایسی بھی تھی۔جس میں سے ایک بال قصداً باہر نکالا ہوا ہے ویسے تو اتنی روشنی نہیں تھی کہ آسانی سے دکھائی دے جاتا، مگر عزیزم یاسر نے بتایا کہ میں نے باہر گائیڈ بک میں دیکھا ہے کہ ایک ڈبیہ میں بال باہر نکلا ہوا نظر آتا ہے۔ اس سے بال مبارک پر نظر ٹکانی آسان ہوگئی۔

اس ڈبیہ کے علاوہ بھی چند ڈبیاں اور ہیں جن کے ساتھ بھی ''ریشِ مبارک'' کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔الگ الگ ڈبیوں میں بال محفوظ رکھنے کی ایک وجہ تو خود کھڑے کھڑے سوچ لی کہ ہو سکتا ہے، مختلف اوقات میں مختلف صحابہ کرامؓ اور اہل بیت نے آپ کے بال مبارک جمع کئے ہوں اور ہوتے ہوتے یہ مقدس پاک امانتیں سلطنت عثمانیہ کی تقدیر بن گئے ہوں۔ باقی کی اصل وجوہات ترکی والے ہی جانیں۔ان میں ایک ڈبیہ ایسی بھی ہے۔جس کی تختی پر مدینہ کی مٹی لکھا ہوا ہے۔ہم نے آنحضور ﷺ کے مقدس تبرکات کو اس جذبے سے دیکھا کہ اس شیشے کے کیس کے پیچھے۔ دھات کی ڈبیوں میں ہمارے محبوب اور اللہ تعالیٰ کے حبیبؐ کے استعمال میں آئے ہوئے تبرکات پڑے ہیں، ہمارے اور ان تبرکات کے درمیان ایک شیشے اور ایک دھات کی دیوار ہی تو ہے۔ ہم تو محض درود پڑھتے رہے اور عقیدت واحترام سے ان تبرکات کو چشمِ تصور میں اپنے سامنے محسوس کرتے رہے۔

## میزبانِ رسول حضرت ابوایوب انصاریؓ

اگلے روز ہمیں آنحضورﷺ کے ایک جلیل القدر صحابہ حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مزار پر جانا تھا۔ ہوٹل سے دو بسیں بدل کر ہم مزار تک پہنچے۔ باہر سے ہی اس جگہ کی اہمیت کا احساس ہو رہا تھا۔ یہاں بھی زائرین کا خوب رش تھا۔

مزار کے احاطے میں داخل ہوئے، دائیں طرف مسجد تھی۔ جسے مسجد ایوب کا نام دیا گیا تھا۔ مزار اور مسجد دونوں ہی سلطان محمد فاتح نے بنوائے تھے۔ان کے مزار مبارک کی مختصر تفصیل کچھ یوں ہے کہ حضرت امیر معاویہ نے ایک لشکر قسطنطنیہ پر چڑھائی کرنے کے لئے بھیجا، باوجود اس کے کہ حضرت ابوایوب انصاریؓ کی عمر اتنے بڑے جہاد کے قابل نہیں رہی تھی مگر آپ نے پھر بھی فوج میں شرکت کی خواہش کی۔ مسلمانوں نے شہر کا محاصرہ کیا رومی قلعہ بند ہو گئے، مگر اس شہر کی آب و ہوا عربوں کے موافق نہ تھی، بہت سے مسلمان مجاہد بیمار ہو گئے، آپ بھی بیمار ہوئے، بیماری زیادہ بڑھ گئی تو امیر لشکر سے اصرار پر یہ نصیحت کی کہ میرے مرنے کے بعد مجھے جتنی دور اندر تک دشمن کے علاقے میں لے جا سکتے ہو لے جانا اور وہاں دفن کر دینا۔تاریخ میں درج ہے کہ ان کی وفات کے بعد، مجاہدین ان کو قلعہ کی فصیل تک لے گئے اور وہاں دفنا دیا۔ رومیوں کو معلوم ہوا تو معاملے کی نوعیت کے لئے قاصد بھیجے گئے۔ مسلمانوں نے اصل حقیقت بتا دی، اس پر قیصر نے یہ کہا کہ جب تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ گے ہم کھود کر ان کی ہڈیاں پھینک دیں گے۔ جواب میں امیرِ لشکر نے پیغام بھجوایا کہ اگر تم نے کوئی بھی ایسی ویسی حرکت کی تو، تمام عالمِ اسلام میں موجود گرجے گرا دیئے جائیں گے اور عیسائیوں کی قبریں اُکھاڑ دی جائیں گی۔اس دھمکی کا خاطر خواہ اثر ہوا اور رومی، فوج نے نہ صرف ان کی قبر کا احترام کیا بلکہ قیصر روم نے ان کی قبر کے اوپر ایک گنبد سا بنا دیا۔

مسلمانوں نے زیادہ دیر قلعہ کا محاصرہ رکھنا مناسب نہ سمجھا اور واپس چلے گئے۔ پھر جب تقریباً آٹھ سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر مسلمانوں کو طاقت بخشی کہ وہ اس علاقے تک رسائی حاصل کریں تو اس وقت مسلمانوں کا امیر، چھبیس سالہ سلطان محمد فاتح تھا۔ گو کہ حادثاتِ زمانہ سے آپ کی قبر کا نشان تک مٹ چکا تھا۔سلطان کے ایک نیک عالم بزرگ کو خواب کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان کی قبر کی جگہ اور کتبہ بھی دکھا دیا۔ چنانچہ تلاش کرنے پر کتبے سمیت جگہ کا سراغ مل گیا۔سلطان محمد فاتح نے اس جگہ مزار اور مسجد بنوائی۔ مزار کے صحن میں ایک بہت قدیم درخت تھا جو پوری طرح ایک طرف جھک چکا تھا۔اس کے گرد جنگلہ لگا ہوا تھا اور جنگلے پر ایک بورڈ نصب تھا جس پر حضرت ابو ایوب انصاری کے بارہ میں مختصر سا تعارف لکھا ہوا ہے۔اندر جانے لگے تو یہاں بھی جوتیوں کو لفافوں میں ڈالنے والا سلسلہ تھا۔ مزار کے اندر ایک آدمی اپنے سامنے اسکارف اور اوڑھنیاں لئے بیٹھا تھا اور ہاتھ سے ہر ننگے سر والی کو اشارہ کرتا تھا کہ اسکارف نہیں تو یہاں سے لے لو۔آپ کا مزار واقعی قابلِ زیارت جگہ ہے۔ایک تو آنحضورﷺ کے کسی صحابیؓ کا مزار اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا اور یہ محسوس کرنا کہ یہاں اس پائے کے صحابیؓ دفن ہیں اپنی ذات میں بہت بڑی بات ہے اور دوسرا یہ کہ مزار کا ماحول بھی روح میں اُترنے والا تھا۔ایک روح پرور خاموشی تھی۔ طاقوں میں قرآن رکھے تھے۔لوگ خاموشی سے قرآن اٹھاتے اور پڑھ کر اُلٹے قدموں گیلری سے باہر نکل جاتے، ان کی عقیدت کا یہ بھی اظہار تھا کہ ان کے مزار کو پیٹھ نہ ہو۔ دیوار میں ایک شیشے کا طاق نصب ہے جس میں آنحضورﷺ کے پاؤں مبارک کا نشان ہے اور ساتھ حضرت ابوایوب انصاریؓ کا وہ علم ہے جو وہ جنگ میں اُٹھاتے تھے۔ کچھ دیر وہاں کھڑے ہو کر اسلام کے اس بطلِ جلیل کے لئے خدا سے مغفرت مانگنا، ان کے کارنامے یاد کرنا، مزار کی سب جزئیات دیکھنا اور دُعا کرنا بہت ہی اچھا لگا۔

## دریا مارمرا کی سیر

ترکی کے جنوب میں بحیرہ اسود اور ملک کے اندر بہنے والے دریا مارمرا کی وجہ سے نہ بلکہ ترکی جغرافیائی لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے بلکہ، ترکی کے عوام اور حکومت مل کر اس پانی سے خوب موتی چنتے ہیں، دل و دماغ کو تازگی دے کر بھی اور دنیا بھر کے سیاحوں کو سیاحتی کشتیوں میں سیر کرا کر بھی۔ کسی زمانہ میں جب یونانی ادھر آئے تھے تو، دریائے مارمرا اور بحیرہ اسود کو آپس میں ملانے والی دریا کی ایک پٹی کو اُنہوں نے باسفورس کا نام دیا تھا۔ یہی وہ پٹی ہے جو ترکی کے شہر استنبول کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ آدھا حصہ یورپ میں اور آدھا ایشیا میں رہ جاتا ہے۔

ہمارا ہوٹل تقریباً اس دریا سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر تھا۔ کشتی میں بیٹھ کر اس دریا کی سیر کرنا بھی ضروری تھا۔ وہاں پہنچتے ہی، ہمیں بہت سے ویگنوں والوں نے گھیر لیا، ان کو سب معلوم ہوتا ہے کہ کس نے کہاں جانا ہے، باسفورس چلو گے۔ یہاں ہماری ویگن میں بیٹھو، دو منٹ کے فاصلے پر ہماری کشتیاں تیار ہیں۔ یہ آخری ویگن ہے اور کشتی بھی بھرنے والی ہے، ورنہ کل تک انتظار کرنا پڑے گا۔ گھبرائیں ناواپس ہم آپ کو اسی ویگن میں یہیں چھوڑ کر جائیں گے۔ واقعی باسفورس کی سیر کا اپنا ہی لطف ہے۔ محلات، ٹاور، ایشیا اور یورپ کے استنبول کے خوبصورت چھتوں والے مکانات کی قطاریں۔ شدید گرمی میں دریا کی ٹھنڈی ہوا کا لطف۔ کشتی کے چلنے کے ساتھ ساتھ، کبھی دولما اور ٹاپ کاپی محل تو کبھی مسجد سلطان یعنی نیلی مسجد تو کبھی آیا صوفیا کے کلس نظر آتے رہے۔ باسفورس کے اندر ہی ایک اور پانی کی شاخ ہے جو، گولڈن ہاور کہلاتی ہے۔ ہمارے نزدیک تو سارے پانی کا ایک جیسا ہی رنگ لگتا تھا، جغرافیہ دانوں نے نہ جانے کیوں، الگ الگ نام دے رکھے ہیں۔ بہر حال ہم اسی کشتی میں بیٹھے بیٹھے سارے علاقے کی سیر کر کے واپس گودی پر آ اُترے۔

اگلے روز ہم نے ایشیائی استنبول اور پھر اس کے بعد، شہزادوں کے جزیروں پر جانے کا ارادہ کیا۔ ایک تو ہمیں یہ دیکھنے کا بہت شوق تھا کہ ایشیا کا استنبول کیسے ہوگا اور شہزادوں کے جزائر کا اتنا شہرہ سنا تھا کہ یہ بہت خوبصورت مقام ہے لہٰذا اس کی سیر بھی ضروری تھی۔ سفر کشتی کے ذریعے کرنا تھا۔ مگر اس دفعہ ہم نے اسی بندرگاہ سے سرکاری کشتی لینا تھی۔ اسے کشتی کہو یا چھوٹا بحری جہاز عام لوکل بس یا ٹرام کی ٹکٹ کی قیمت میں مسافر ایک استنبول سے دوسرے استنبول تک سفر کرتے ہیں۔ یہ سروس عام بس کی طرح مسلسل چلتی رہتی ہے۔ پہلے شہزادوں کے جزائر پر اترے۔ واقعی بحیرہ مارمرا بہت خوبصورت جگہ ہے۔ دنیا جوق در جوق وہاں پہنچ رہی تھی۔ گرمی کے مارے لوگ ساحل کے آس پاس جگہیں ڈھونڈ رہے تھے۔ صرف تفریح گاہ ہی نہیں تھی بلکہ رہائشی علاقہ تھا، مگر بہت خوبصورت چھوٹے چھوٹے سرخ چھتوں والے گھر بنے ہوئے تھے۔

جزیرے کی سیر ذرا آگے بڑھائی تو ایک طرف مسجد کا بورڈ نظر آیا۔ نماز پڑھنے کی غرض سے اندر گئے تو بہت اچھا لگا۔ ایک کمرے میں بچے اپنے قاری صاحب کے ساتھ قرآن پڑھ رہے تھے۔ اگر ساحل کے کنارے کنارے مغرب زدہ ترک دوسرے مغربی سیاحوں کے ساتھ سمندر کے نظارے کر رہے تھے تو، اسی ساحل کے ایک طرف بنی ہوئی مسجد میں اسی ملک کے بچے مسجد میں نماز اور قرآن سیکھنے کا اہتمام کر رہے تھے۔ وہاں سے ایک اور کشتی لے کر ایشیائی استنبول میں جا اترے۔ وہی لوگ وہی سڑکیں، وہی بازار، وہی دُکانیں وہی گرمی، وہی ہوا فرق نہ جانے کہاں تھا۔ ہم نے اپنے سارے سفر میں اس قوم کا خوب تجزیہ کیا۔ دو براعظموں میں بٹی ہوئی۔ اس قوم کے بہت سے پرت ہم پر کھلے جو زیادہ تر مثبت اور ترقی کی طرف گامزن ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ایک بازار گرینڈ بازار کے نام سے مشہور ہے۔ جو بانو بازار لاہور کی طرح، چھتا ہوا ہے اندر ہی اندر گلیاں اور دُکانیں ہیں۔ لیکن بانو بازار کی نسبت بہت بڑا ہے۔ اس بازار کی دُکانیں زیادہ تر، ترکی کی روایتی اور ہاتھ سے بنی ہوئی چیزوں سے بھری پڑی تھیں۔ دوبئ کے بازاروں کی طرح لبالب بھرا ہوا بازار تھا، مگر فرق یہ تھا کہ اس بازار میں زیادہ چیزیں اس قوم نے خود اپنا دماغ استعمال کر کے اپنی محنت سے بنائی ہوئی ہیں۔

☆…………☆…………☆

مکرم محمد عارف باجوہ صاحب

# پیارے والد چوہدری محمد یوسف باجوہ صاحب کا ذکر خیر

ہمارے والد صاحب چوہدری محمد یوسف باجوہ صاحب صدر جماعت چک نمبر 279TDA ضلع لیہ بقضائے الٰہی مورخہ 3 مئی 2013ء کو دو دن کی مختصر علالت کے بعد اس جہان فانی سے رخصت ہو کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔

آپ 1945ء میں ضلع بہاولنگر تحصیل چشتیاں چک نمبر 107F میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب چوہدری محمد اعظم باجوہ صاحب بہت سادہ طبیعت کے مالک اور عبادت گزار وجود تھے۔ ہمارے والد صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں سے ہی حاصل کی پھر آپ نے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ لیا۔ B.A کی ڈگری آپ نے ٹی آئی کالج ربوہ سے حاصل کی۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کالج کے پرنسپل تھے۔ چنانچہ آپ جب بھی کالج کے زمانے کا ذکر کرتے تو اس وقت ٹی آئی کالج کے اعلیٰ انتظام، اچھی شہرت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اعلیٰ اوصاف اور غیر معمولی خداداد صلاحیتوں کا ذکر کرتے تھے۔

B.A کی ڈگری کے حصول کے بعد آپ کو اعلیٰ دنیاوی عہدوں پر ملازمت کی پیشکش ہوئی، جن میں تحصیلدار اور لیفٹیننٹ کے عہدے بھی شامل ہیں۔ لیکن آپ کے والد صاحب نے آپ کو نوکری کرنے سے منع کر دیا اور آپ کو اپنے ساتھ کھیتی باڑی کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ ان کے کہنے پر آپ نے فیصلہ کیا کہ والدین کے پاس رہ کر ان کی خدمت کرنی ہے۔ ہمارے دادا جان نے آپ کو زمینوں اور گھر کا ذمہ دار بنا دیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ذمہ داری کو انتہائی محنت، مشقت اور دیانتداری سے نبھایا۔ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی تعلیم و تربیت اور ضروریات کو پورا کیا اور والدین کی ان کی وفات تک خدمت کی توفیق پائی۔

چنانچہ آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جو مجھے نوکری دی ہے اللہ تعالیٰ ہر کسی کو یہ نوکری کرنے کی توفیق دے۔ جب ہمارے دادا جان مرحوم کی مورخہ 20 نومبر 2011ء کو وفات ہوئی تو اس کے بعد اکثر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے میری والدین کی خدمت کی ڈیوٹی لگائی تھی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو چکی ہے اور اب میں آزاد ہوں۔ آپ نے کبھی بھی نہ کہا کہ میں گورنمنٹ کی نوکری کر لیتا تو اچھا ہوتا بلکہ آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھے دیا ہے وہ کسی کو بھی نہیں دیا۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بہت فضل ہے۔

آپ نے اپنے بہن بھائیوں کی تعلیم اور شادیوں کے اخراجات خود اٹھائے کبھی اپنے بھائیوں پر کسی قسم کا بوجھ نہیں ڈالا۔ آپ نے کھیتی باڑی کر کے جو روپیہ کمایا اس سے اپنے سب سے چھوٹے بھائی جو پڑھ لکھ نہ سکے کو آدھا مربع زرعی زمین خرید کر دی تا کہ ان کے روزگار کا سامان ہو سکے۔

آپ ایک غریب پرور انسان تھے۔ آپ نے کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ جانے دیا۔ آپ کے پاس جو غریب مستحق لوگ آتے آپ نہ صرف ان کی مدد کرتے بلکہ بغیر کوئی عار محسوس کئے انہیں کھانا کھلاتے، چائے پلاتے، ان کے حالات دریافت کرتے اور زندگی بہتر بنانے کے لئے انہیں مشورہ بھی دیتے۔

آپ ایک دیانتدار آدمی تھے۔ پورے علاقے میں آپ کی دیانتداری کا چرچا تھا۔ کبھی ایک روپیہ میں بھی بددیانتی نہ کی۔ ایک دفعہ سارے گاؤں والوں نے مل کر منصوبہ بنایا کہ نہر سے زیادہ پانی حاصل کرنے کے لئے بالا افسران کو رشوت دے کر موگہ توڑ لیا جائے اور خود ہی تقسیم بھی کر لی کہ رشوت دینے کے لئے فی کس کتنا خرچہ آئے گا۔ گاؤں والے جب آپ کے پاس آئے کہ آپ کے ذمہ اتنی رقم بنتی ہے۔ اسے ادا کر دیں تا کہ جلدی موگہ توڑا جا سکے آپ نے فوراً انکار کر دیا اور صاف صاف کہہ دیا کہ اس غلط اور غیر قانونی کام کے لئے میرے پاس ایک روپیہ بھی نہیں ہے۔ آپ بھی قطعاً یہ غلط کام نہ کریں۔ موگے کے سائز کے متعلق جو گورنمنٹ کا قانون ہے اسی کے اندر رہتے ہوئے کام کریں۔

آپ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ آپ نے بچپن ہی سے اپنی ساری اولاد کو پنجوقتہ نماز کا عادی بنایا۔ ساری اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ اور اس ضمن میں جو بھی ضرورت ہوتی پوری کرتے چاہے انہیں قرض ہی کیوں نہ لینا پڑتا۔ آپ اکثر ہمیں محنت کرنے کی تلقین کرتے۔

چھوٹی چھوٹی بات میں آپ ہماری تربیت کا خیال رکھتے۔ ایک دفعہ ہم ہمسائیوں کے آم کے درخت سے گرے ہوئے آم اٹھا کر گھر لے آئے آپ کو پتا چلا تو آپ نے ہمیں ڈانٹا اور کہا ابھی واپس جاؤ اور اسی درخت کے نیچے جہاں سے یہ آم اٹھائے ہیں رکھ کر آؤ۔

آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے اور تہجد بھی باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے اور ہمیں بھی ہمیشہ نماز پڑھنے کی تلقین کرتے۔ آپ نے سفر یا بیماری کے علاوہ کبھی روزہ نہیں چھوڑا۔

خلافت کے ساتھ آپ کا اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ آپ خود بھی نظام جماعت کے اطاعت گزار تھے اور باقی سب کو بھی ہمیشہ نظام جماعت کا اطاعت گزار بننے کی تلقین کرتے۔ آپ ہمیشہ خلیفہ وقت کا بڑی محبت سے ذکر کرتے۔ خلیفۂ وقت کی باتیں بڑے غور سے سنتے اور دوسروں کو بھی سننے کے لئے کہتے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبا عرصہ مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی توفیق دی۔ آپ قائد مجلس، ناظم انصار اللہ ضلع لیہ، زعیم مجلس، سیکرٹری مال اور صدر جماعت کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ جب آپ ناظم انصار اللہ ضلع لیہ تھے تو مجالس کے دورہ جات زیادہ تر سائیکل پر کیا کرتے تھے۔

آپ کی شادی اپنی پھوپھی کی بیٹی محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ سے ہوئی آپ کے سسر مولوی صدر الدین مرحوم سابق مربی ایران تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی، پانچ بیٹے، ایک پوتا، دو پوتیاں، ایک نواسی اور دو نواسے یادگار چھوڑے ہیں۔

آپ کی وفات کی خبر سن کر احمدیوں اور غیر احمدیوں کی ایک کثیر تعداد آپ کے آخری دیدار کے لئے آئی۔ چونکہ غیر احمدیوں میں بھی آپ کا کافی اچھا اثر و رسوخ تھا۔ آپ کی اچانک وفات کی خبر سن کر سب غمزدہ تھے۔ سب کے لبوں پر آپ کا ذکر خیر جاری تھا۔ ایک غیر احمدی نے یہ تبصرہ کیا کہ کئی گاؤں تک آپ جہاں بھی جائیں گے آپ کے والد صاحب کی وجہ سے لوگ آپ کی عزت کریں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 24 مئی 2013ء کو بیت النور کیلگری کینیڈا میں قبل از نماز مغرب و عشاء آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب بہن بھائیوں کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے والد صاحب کی خوبیاں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور انجام بخیر کرے۔ آمین

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

# اطلاعات و اعلانات

**نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔**

## ولادت

مکرم احسان علی سندھی صاحب معلم وقف جدید چک 20/N.P ضلع رحیم یار خان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار اور میری اہلیہ مکرمہ ریحانہ احسان صاحبہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 5/اگست 2014ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام ستارہ بروج رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد بچل صاحب میر جت کوٹ میرس گوٹھ میر گل حسن لانڈھی ضلع میر پور خاص کی پوتی اور مکرم بشیر احمد آرائیں صاحب کنری کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

## ولادت

مکرم سہیل احمد خالد صاحب معلم اصلاح وارشاد مرکزیہ چشتیاں ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو ایک بیٹی کے بعد مورخہ 7/اگست 2014ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرجیل احمد عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک بخت، خادم دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد صاحب کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم بشیر احمد خالد صاحب مرحوم سابق معلم سلسلہ وقف جدید مورخہ 14 جون 2014ء کو بقضائے الٰہی بعمر 70 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ کے والد محترم عبداللطیف صاحب معلم سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مقامی تھے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مورخہ 10 مئی 2014ء کو آپ کو شدید ہارٹ اٹیک ہوا۔ جس کے بعد طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں زیر علاج رہیں۔ مورخہ 14 جون 2014ء کو بعد از نماز عشاء محلّہ فیکٹری ایریا سلام ربوہ میں محترم شریف احمد اشرف صاحب مربی سلسلہ نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ خوش اخلاق، نیک، تنظیمی اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ باقاعدگی سے حضور انور کے خطبات سنتی تھیں۔ خلیفہ وقت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا اور ہمیشہ بچوں کو بھی خلافت سے وابستگی کی تلقین کرتی رہیں۔ اپنے حلقہ میں سیکرٹری مال، سیکرٹری وقف جدید اور صدر حلقہ لجنہ اماء اللہ رہیں اور وفات کے وقت سیکرٹری محاسبہ مال کے طور پر خدمات سرانجام دے رہی تھیں۔ اپنے عہدے کے علاوہ بھی ہر سیکرٹری کے ساتھ ہر قسم کی جماعتی خدمات اور مالی قربانی میں پیش پیش تھیں چندہ میں کبھی بھی بقایا دار نہ ہوئیں۔ بلکہ وفات کے وقت آپ کا چندہ فاضلہ تھا۔ کوئی بھی مالی تحریک ہو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ جماعتی، تنظیمی اور طوعی چندہ جات کے علاوہ ہر ماہ باقاعدگی سے صدقہ وخیرات بھی کیا کرتی تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

## سانحہ ارتحال

مکرم محمد یوسف بقاپوری ایڈیشنل جنرل سیکرٹری اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر محمود مجید صاحب حلقہ I-8/2 اسلام آباد کی والدہ محترمہ مکرمہ انار مجید صاحبہ آف آسام مورخہ 24 جولائی 2014ء کو بعمر 81 سال کراچی میں وفات پا گئیں۔ اگلے دن بعد نماز جمعہ بیت الرحمٰن ڈیفنس سوسائٹی کراچی میں مکرم عثمان شاہد صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب آف چکوال کی اہلیہ اور مکرم مولوی امیر خان صاحب آف پشاور کی نواسی تھیں جنہوں نے صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کے بعد آسام ہجرت کی تھی۔ مرحومہ کے ماموں مکرم عطاء الرحمٰن صاحب نے آسامی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ بھی کیا تھا۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند دعائیں کرنے والی، متقی، کم گو، ہر قسم کے حالات میں صبر و شکر اور حوصلہ سے کام لینے والی سادہ طبیعت اور دیگر اوصاف حمیدہ کی حامل تھیں۔ آپ نے اپنی مختصر بیماری کا صبر سے مقابلہ کیا اور کبھی بھی تکلیف کا اظہار نہ کیا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں 4 بیٹے مکرم ڈاکٹر محمود مجید صاحب اسلام آباد، مکرم شفق مجید صاحب کراچی، مکرم ثمین مجید صاحب کراچی، مکرم تحسین مجید صاحب کینیڈا، 3 پوتے اور چھ پوتیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ وفات کے وقت چاروں بیٹے اور چاروں بہوئیں موجود تھیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

## داخلہ اپرنٹس نرسز

(فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسز کی تربیت کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے احمدی طلباء و طالبات جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مورخہ 31/اگست 2014ء تک ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نام ارسال کریں۔ درخواستیں مکمل ایڈریس بمعہ فون نمبر اور مکرم صدر صاحب محلّہ یا امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ کم از کم تعلیم میٹرک فرسٹ ڈویژن/ سیکنڈ ڈویژن، ایف اے/ ایف ایس سی ہو لیکن میٹرک سائنس کے ساتھ کیا ہو۔ اسناد اور ''ب'' فارم یا شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ لف کریں۔ عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 20 سال ہے۔ ان شرائط پر پورا اترنے والے طلباء اور طالبات کا انگریزی B پیپر کا تحریری امتحان ہوگا۔ کامیابی کی صورت میں زبانی انٹرویو ہوگا۔ نرسنگ کورس تین سال پر محیط ہوگا۔ دوران ٹریننگ وظیفہ بھی ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## دارالصناعۃ میں داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

**مارننگ سیشن**

1۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ
2۔ وڈ ورک
3۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

**ایوننگ سیشن**

1۔ کمپیوٹر ہارڈ ویئر اینڈ نیٹ ورکنگ
2۔ پلمبنگ 3۔ آٹو الیکٹریشن

تمام کورسز کا دورانیہ 4 سے 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 / فون نمبر 0336-7064603 047-6211065 سے رابطہ کریں۔

☆ کمپیوٹر ہارڈ ویئر اور پلمبنگ کی کلاسز کا آغاز 10 ستمبر 2014ء سے ہوگا۔ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

## ضرورت خادم بیت الذکر

بیت احمد فیکٹری ایریا احمد ربوہ کے لئے 40 سے 55 سال کے ایک صحت مند خادم کی ضرورت ہے۔ جو بیت کی صفائی نگرانی اور نمازوں کے اوقات میں حفاظتی ڈیوٹی کر سکے۔ باشمر کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواست اور صدر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ شام 6 سے 7 بجے تک ملیں درخواست میں اپنے کوائف اور فون نمبر بھی تحریر کریں۔ (بیت احمد میں سنگل رہائش کیلئے ایک کمرہ موجود ہے)

(صدر محلّہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ)

## سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر نسیم احمد خاں صاحب الثمر ہومیو کلینک اقصیٰ روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پھوپھو محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب نصرت جہاں کالج ربوہ مورخہ 8/اگست 2014ء کو بعمر 74 سال اپنے گھر واقع دارالرحمت شرقی ربوہ میں وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 8/اگست کو نماز جمعہ کے بعد مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے بیت راجیکی میں پڑھائی۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ بے اولاد تھیں لیکن اپنے بھائی اور بہنوں اور تمام عزیز و اقارب کے بچوں سے محبت، ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرتیں۔ مرحومہ مکرم ماسٹر محمد شریف خاں صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی بیٹی، حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی رفیق حضرت مسیح موعود یکے از 313 کی پوتی اور حضرت حکیم محمد عمر خاں صاحب رفیق حضرت اقدس کی بھتیجی تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے نیز تمام پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کے نیک نمونوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

## ٹھیکہ کینٹین

مریم صدیقہ ہائر سیکنڈری سکول دارالرحمت ربوہ کی کینٹین کو ایک سال کیلئے ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ جو احباب خواہشمند ہوں وہ مورخہ 16/اگست 2014ء تک اپنی درخواستیں ادارہ ہٰذا کو بھجوائیں۔ شرائط کینٹین ٹھیکہ دیتے وقت طے کر لی جائیں گی۔ کینٹین کیلئے خاتون ورکر کا ہونا لازمی ہے۔

(پرنسپل مریم صدیقہ ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں

### بقیہ از صفحہ 2

س: حضرت مسیح موعود نے کلام الٰہی سے غافل شخص کی مثال کس چیز سے دی ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہ ہیں اُن کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفاء ہے یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمہ پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اس کے لُطف اور شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا مگر باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بےخبر اور اس وقت تک اس سے دور رہتا ہے جب موت آکر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 140)

س: قرآنی تعلیم پر عمل کرنے کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی ﷺ۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

س: حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے حضور انور نے کیا تاکید فرمائی؟

ج: فرمایا! یہ چند اقتباسات قرآن کریم کی اہمیت و تلاوت کی طرف توجہ اور تعلیم پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلانے کیلئے میں نے پڑھے ہیں تاکہ ہم میں سے ہر ایک کو ان کی طرف توجہ پیدا ہو اور اس رمضان میں ہم اس اہم خزانے سے فیض پانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

س: خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کن افراد کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: (۱) مکرم کلیم احمد وسیم صاحب کارکن MTA جو مکرم مبارک ساقی صاحب سابق وکیل التبشیر لندن کے داماد تھے۔ حضور انور نے ان کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

(2) مکرم الحاج عاصم زکی صاحب آف امریکہ۔ حضور انور نے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆☆☆☆☆☆☆

## ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

### پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

### 26-اگست 2014ء

| | |
|---|---|
| 12:35 am | ریئل ٹاک |
| 1:40 am | راہ ہدیٰ |
| 3:15 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 22-اگست 2014ء |
| 4:25 am | ملیالم سروس |
| 5:00 am | عالمی خبریں |
| 5:20 am | تلاوت قرآن کریم اور درس سیرت النبی ﷺ |
| 5:55 am | الترتیل |
| 6:30 am | پیس کانفرنس |
| 7:45 am | کڈز ٹائم |
| 8:15 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2008ء |
| 9:00 am | روحانی خزائن کوئیز |
| 9:35 am | سیرت حضرت مسیح موعود |
| 10:00 am | لقاء مع العرب |
| 11:00 am | تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث |
| 11:30 am | یسرنا القرآن |
| 12:00 pm | بستان وقف نو |
| 1:00 pm | الف اردو |
| 1:35 pm | آسٹریلین سروس |
| 2:10 pm | سوال وجواب 26 مارچ 1996ء |
| 3:00 pm | انڈونیشن سروس |
| 4:00 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 22-اگست 2014ء (سندھی ترجمہ) |
| 5:05 pm | تلاوت قرآن کریم |
| 5:30 pm | یسرنا القرآن |
| 6:00 pm | ریئل ٹاک |
| 7:00 pm | بنگلہ سروس |
| 8:00 pm | سپینش سروس |
| 8:30 pm | عصر حاضر |
| 9:30 pm | The Finality of Prophethood |
| 10:30 pm | یسرنا القرآن |
| 11:00 pm | عالمی خبریں |
| 11:30 pm | بستان وقف نو |

### 27-اگست 2014ء

| | |
|---|---|
| 12:30 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 22-اگست 2014ء (عربی سروس) |
| 1:30 am | الف اردو |
| 2:10 am | The Finality of Prophethood |
| 3:00 am | عصر حاضر |
| 4:00 am | سوال وجواب |
| 5:00 am | عالمی خبریں |
| 5:20 am | تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث |
| 5:35 am | یسرنا القرآن |
| 5:55 am | بستان وقف نو |
| 6:55 am | آسٹریلین سروس |
| 7:25 am | الف اردو |
| 8:00 am | Pakistan In Perspective |
| 8:35 am | نور مصطفویؐ |
| 8:50 am | The Finality of Prophethood |
| 9:55 am | لقاء مع العرب |
| 11:00 am | تلاوت قرآن کریم |
| 11:15 am | الترتیل |
| 12:00 pm | جلسہ سالانہ یوکے 31-اگست 2013ء |
| 1:00 pm | ریئل ٹاک |
| 2:00 pm | سوال وجواب |
| 3:00 pm | انڈونیشین سروس |
| 4:05 pm | سواحیلی سروس |
| 5:15 pm | تلاوت قرآن کریم |
| 5:30 pm | الترتیل |
| 6:05 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2008ء |
| 7:00 pm | Shotter Shondhane |
| 8:05 pm | دینی وفقہی مسائل |
| 8:40 pm | تقریر |
| 9:15 pm | فیتھ میٹرز |
| 10:25 pm | الترتیل |
| 11:00 pm | عالمی خبریں |
| 11:20 pm | جلسہ سالانہ یوکے 2013ء |

### 28-اگست 2014ء

| | |
|---|---|
| 12:30 am | ریئل ٹاک |
| 1:30 am | دینی وفقہی مسائل |
| 2:05 am | کڈز ٹائم |
| 3:30 am | انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کا نفوذ |
| 2:35 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2008ء |
| 4:10 am | انتخاب سخن |
| 5:15 am | عالمی خبریں |
| 5:35 am | تلاوت قرآن کریم |
| 5:50 am | الترتیل |
| 6:25 am | جلسہ سالانہ یوکے |
| 7:10 am | دینی وفقہی مسائل |
| 7:45 am | انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کا نفوذ |
| 8:50 am | فیتھ میٹرز |
| 9:55 am | لقاء مع العرب |
| 11:00 am | تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث |
| 11:30 am | یسرنا القرآن |
| 11:50 am | Beverly Hills USA میں استقبالیہ تقریب 11 مئی 2013ء |
| 1:10 pm | Beacon of Truth (سچائی کا نور) |
| 2:10 pm | ترجمۃ القرآن کلاس 15 اکتوبر 1997ء |
| 3:15 pm | انڈونیشین سروس |
| 4:15 pm | پشتو مذاکرہ |
| 5:00 pm | تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث |
| 5:35 pm | یسرنا القرآن |
| 5:55 pm | Beacon of Truth (سچائی کا نور) |
| 7:00 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 8-اگست 2014ء (بنگلہ ترجمہ) |
| 8:05 pm | الف اردو |
| 8:35 pm | فارسی سروس |
| 9:10 pm | ترجمۃ القرآن کلاس |
| 10:25 pm | یسرنا القرآن |
| 11:00 pm | عالمی خبریں |
| 11:20 pm | Beverly Hills میں استقبالیہ تقریب |

### ربوہ میں طلوع وغروب 16-اگست

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:05 |
| طلوع آفتاب | 5:31 |
| زوال آفتاب | 12:13 |
| غروب آفتاب | 6:54 |

صاحب جی نے سیل لائی اے
صاحب جی پے چل، چل، چل
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 92-476212310+
www.sahibjee.com

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ وشال ہاؤس
لیڈیز وجینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی وکامدار ورائٹی
پاکستان وامپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ
بنیان وجراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

پرہیز علاج سے بہتر ہے
QMR Analyzer کے ذریعہ اپنے جسم کے اعضاء کے متعلق 36 رپورٹس حاصل کریں۔
نہ صرف موجودہ بلکہ آئندہ ممکنہ تکالیف کے متعلق آگاہی حاصل کریں
اوقات صبح 10:30 بجے تا 1 بجے
شام 6 بجے تا 8:30 بجے
FINE & THE BEST F.B.
F.B ہومیو سنٹر فارکرانک ڈیزیز طارق مارکیٹ ربوہ
0300-7705078